هفت وار رسالہ: 371
WEEKLY BOOKLET: 371

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"
سے ایک قسط

روضۂ رسول
کے بارے میں دلچسپ معلومات

جالی مبارک کی تاریخ 06
گنبد شریف کے مختلف رنگ 12
سبز گنبد کب بنا؟ 11
مسجدِ نبوی میں کتنی محرابیں ہیں؟ 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روضۂ رسول کے بارے میں دلچسپ معلومات(1)

دُعائے عطّار: یااللہ کریم! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”روضۂ رسول کے بارے میں دلچسپ معلومات“ پڑھ یا سن لے اُسے بار بار روضۂ رسول کی باادب حاضری نصیب فرما اور اس کو ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: ”فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت درودِ پاک پڑھا ہے۔“ (مسند بزار، 4/255، حدیث: 1425)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سبز سبز گنبد ہر آنکھ کا نور اور ہر دل کا سُرور ہے۔ ہر عاشقِ رسول اِس بات کا تمنّائی ہوتا ہے کہ وہ جیتے جی کم از کم ایک بار تو ضَرور سبز سبز گنبد و مینار کے دیدارِ فرحت آثار سے شَرَفیاب ہو۔ مدینۃُ الْمُنَوَّرہ میں سب سے بابَرَکت بلکہ رُوئے زمین کی عظیم ترین زیارت گاہ روضۂ رسول ہے۔ کسی عاشقِ رسول نے کتنا پیارا شعر رَقَم کیا ہے:

اِعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو   افلاک پہ تو گنبدِ خضرا نہیں کوئی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سروَرِ دوجہاں کا مکانِ عَرش نشان

مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّرِیف میں مشرِقی جانب وہ بُقعۂ نور واقع ہے جہاں مدینے کے تاجور،

1... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ صفحہ 266 تا 294 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جَلْوہ گَر ہیں، یہ وُہی حُجرۂ مبارَکہ ہے جسے مسجِدُ النَّبویِّ الشریف کی پہلی بار تعمیر کے وقت ہی سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رہائش کے لئے تیّار کیا گیا تھا اور یہیں اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہُ عنہا تقریباً 9 برس تک اپنے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں حاضِر رہیں، اِسی بِنا پر اِسے حُجرۂ عائشہ بھی کہتے ہیں۔ گارے اور مٹی سے بنی دیواروں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتّوں کی چھت پر مُشْتَمِل مختصر رَقبے کا یہ گھر شاید اُس وَقت مدینۂ مُنَوَّرہ کی سادہ ترین عمارت تھی، اِس مکانِ عالی شان کی چھت شریف کی بُلندی قدِ آدم یعنی انسانی قد سے ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز زیادہ بلند) تھی۔ بعد میں اس کے اَطراف میں ایسے ہی حُجُراتِ مبارَکہ دیگر اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رضی اللہُ عَنْہُنَّ کے لئے یکے بعد دیگرے تعمیر کئے گئے۔ حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض مکانات جَرِیدِ نَخْل یعنی کھجور کی صاف ٹہنیوں کے تھے، ان کو کمبل سے ڈھانپا ہوا تھا اور دروازے پر بھی کمبل کے پردے تھے۔ تمام مکانات قِبلے کی طرف اور مشرِق و شام کی جانب تھے، مغرِب کی سَمت کوئی مکان نہ تھا۔ بعض مکان کچّی اینٹوں کے بھی تھے۔ (جذبُ القلوب، ص97) جن عاشقانِ رسول کو اپنے مکان چھوٹے اور تنگ محسوس ہوتے ہیں اُن کو چاہئے کہ سلطانِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مکانِ عالیشان پر غور کر کے اپنے لئے صبر و تحمل کا سامان کریں۔

خُسرَوِ کون و مکاں اور تواضُع ایسی ہاتھ تکیہ ہے ترا خاک بچھونا تیرا

(ذوقِ نعت، ص24)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حُجرۂ مبارَکہ میں وِصال و تَدفِین

حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسی حُجرۂ عائشہ میں

www.dawateislami.net

ظاہری وِصال فرمایا، گھر کے جس حصّے میں اِنتقال شریف ہوا وہی حصّۂ زمین آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قبرِ انور بننے اور جسمِ منوّر سے لپٹنے سے مُشَرَّف ہوا۔ اُمُّ الْمؤمنین عائشہ صدِّیقہ رضی اللہُ عنہا اپنی وفات شریف تک اِسی حُجرۂ مقدّسہ میں مُقیم رہیں۔

شَیخَین کرِیمَین کی حُجرۂ مُطَہَّرہ میں تدفین

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ کا جب وَقتِ رخصت آیا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے وَصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو مدینے کے تاجوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ اَنور کے پاک دَر کے سامنے رکھ کر عرض کرنا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہ هٰذَا اَبُوْبَکْرٍ بِالْبَاب "یارَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ابو بکر حاضِرِ دربار ہے۔" اگر دروازۂ مبارکہ خود بخود کُھل جائے تو اندر لے جانا ورنہ جنّتُ البقیع میں دفن کر دینا۔ بعدِ رِحلت حسبِ وَصیت روضۂ اَنور کے سامنے جنازۂ مُبارَکہ رکھ کر جوں ہی عرض کیا گیا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ابو بکر حاضِرِ دربار ہے۔" دروازے کا تالا خود بخود کُھل گیا اور آواز آنے لگی: اَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ فَاِنَّ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ دوست کو دوست سے مِلا دو کہ دوست کو دوست کا اِشْتِیاق (یعنی شوق) ہے۔" (تاریخ ابن عساکر، 30/436۔ تفسیر کبیر، 7/433)

چُنانچہ آپ رضی اللہُ عنہ کو حُضُورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پہلو (یعنی برابر) میں دفن کیا گیا اور قبر اس طرح کھودی گئی کہ آپ رضی اللہُ عنہ کا مبارک سر حُضُورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک شانوں (یعنی برکت والے کندھوں) کے سامنے آتا تھا۔ پھر تقریباً 10 سال بعد جب اِمامُ العادِلین، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عمر بن خطّاب رضی اللہُ عنہ نے شہادت پائی تو آپ رضی اللہُ عنہ بھی حُجرۂ مُطَہَّرہ کے اندر خلیفۃُ المسلمین حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے پہلوئے اَنور میں مدفون ہوئے۔

www.dawateislami.net

یاالٰہی! از پئے حضراتِ صدّیق و عمر خیر دے دنیا کے اندر آخرت محمود کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حُجرۂ مقدّسہ دو حصّوں میں تقسیم تھا

تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کا حُجرۂ مُبارَک دو حِصّوں میں مُنْقَسِم (یعنی تقسیم) تھا، ایک وہ حصّہ جہاں قُبُورِ مبارَکہ تھیں اور دوسرا وہ جہاں آپ رضی اللہُ عنہا کی رِہائش تھی، دونوں حِصّوں کے درمیان ایک دیوار تھی، آپ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے گھر کے اُس حصّے میں جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور میرے والدِ ماجِد (رضی اللہُ عنہ) آرام فرماتے، اِس حال میں داخِل ہوا کرتی تھی کہ پردے کا کچھ خاص اہتِمام نہ ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ ایک میرے شوہَرِ نامدار ہیں اور دوسرے میرے والدِ بزرگوار۔ جب ان کے ساتھ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ دفن ہوئے تو اللہ پاک کی قسم! حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ سے حیا کی بِنا پر اِس طرح داخِل ہوتی تھی کہ میں نے اپنے جسم کو خوب اچھی طرح کپڑوں میں لپیٹا ہوا ہوتا تھا۔

(مسند امام احمد، 10/12، حدیث: 25718)

معلوم ہوا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کو اس اَمر میں کوئی شک نہ تھا کہ دنیا سے پردہ فرمالینے کے باوُجود بھی صاحِبِ مِعراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور پیارے پِدَر حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ اپنے اپنے روضۂ انور کے اندر رہتے ہوئے بھی مجھے دیکھ رہے ہیں اور یہی عقیدہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے بارے میں تھا، جبھی تو آپ رضی اللہُ عنہ کے روضۂ اَطْہَر میں دَفْن ہونے کے بعد آپ رضی اللہُ عنہا حاضِری دیتے وَقت پردے کا خُصُوصی اِہتمام فرمایا کرتی تھیں، حالانکہ قبروں کے پاس اس طرح پردے کا حکم نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

میری مَدَنی بیٹیاں یارب! سبھی پردہ کریں سنّتوں کی خوب خدمت بہرِ صِدِّیقہ کریں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شَیخَینِ کرِیمَین کے بعد کوئی یہاں دفن نہیں ہوا

شَیخَینِ کرِیمَین رضی اللہُ عنہما کے بعد حُجرۂ مبارَکہ میں کسی اور کی تدفین نہیں ہوئی، ذُوالنُّورَین، جامِعُ القرآن، مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمان ابنِ عفّان رضی اللہُ عنہ کی شہادت اگرچِہ مدینۃُ المُنوَّرہ میں ہوئی لیکن ایک فسادی گروہ نے حُجرۂ پاک کے اندر آپ رضی اللہُ عنہ کی تدفین نہیں ہونے دی چُنانچِہ آپ رضی اللہُ عنہ کو جنَّتُ البقیع میں دَفن کیا گیا۔ جبکہ مولیٰ مشکِل کُشا، حضرتِ علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کی شہادت مدینۂ منوّرہ سے بہت دُور کوفے میں ہوئی لٰہذا آپ رضی اللہُ عنہ کی تدفین بھی حُجرۂ مُطَہَّرہ میں نہ ہوئی۔ جب نَواسۂ رسول، جگر گوشۂ بَتول حضرتِ امام حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کو زہر دے کر شہید کیا گیا اورآپ رضی اللہُ عنہ کی تدفین حُجرۂ مُقَدَّسہ میں کرنے کی کوشش ہوئی تواُس وَقت مدینۂ منوَّرہ کا گورنر مَروان جو کہ اہلِ بیت کا مخالِف تھا، مُسلَّح ہو کر آڑے آیا چنانچِہ خونیں تصادُم سے بچنے کے لئے حضرتِ امام حسن رضی اللہُ عنہ کی تدفین جنَّتُ البقیع میں کردی گئی۔

وہ حَسَن مُجتبیٰ سیِّدُ الاَسخیا راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص309)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حُجرۂ مبارَکہ کا دروازہ بند کردیا گیا

صِدّیقہ بنتِ صِدّیق، محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلمین، اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کا جب وِصال ہوا تو آپ رضی اللہُ عنہا کو جنَّتُ البقیع میں دفن کیا گیا اور حُجرۂ مُطَہَّرہ کے دروازۂ مبارکہ کے باہر ایک مضبوط دیوار کھڑی کرکے اُس میں داخلے کا راستہ بند کردیا

www.dawateislami.net

گیا۔ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد وہ جگہ بھی خالی ہوگئی جہاں آپ رضی اللہ عنہا قِیام پذیر تھیں، یوں اب حُجرۂ مُنَوَّرہ میں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے۔ قُربِ قیامت میں حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کا نُزُول ہوگا اور بعدِ انتقال آپ علیہ السّلام کی تدفین حُجرۂ پاک میں کی جائے گی۔

حُجرۂ مبارکہ کی دیواروں کی تعمیر

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حیاتِ ظاہری کے دَور میں مکانِ عالی شان کی دیواریں پکّی نہ تھیں، سب سے پہلے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے پکّی دیواریں تعمیر کروائیں، پھر پہلی صدی کے مُجدِّد حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ عنہ نے پہلی صدی ہجری میں جب مسجدُ النّبویِّ الشّریف کی تعمیرِ نو کی تو سیاہ پتّھروں سے (بغیر دروازے کے) دیواریں بنا کر حُجرۂ عائشہ کا اصلی رقبہ محفوظ کر دیا اور اس کے گرد پنج گوشہ (یعنی پانچ کونے والی) دیوار تعمیر کروادی جس میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔

جالی مبارک کی تاریخ

”مَقصورہ شریف“ لوہے اور پیتل کی اُس جالی مبارک کو کہا جاتا ہے جسے قُبورِ مبارکہ کے اَطراف میں حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ عنہ کی تعمیر کردہ پنج گوشہ (پانچ کونی) دیوار کے اِرد گِرد نَصب کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے مِصری سلطان رُکنُ الدّین بَیبَرَس نے 668ھ میں لکڑی کی جالی مبارک بنائی تھی، اُس وقت اُس کی بُلندی دو آدمیوں کے قد کے برابر تھی۔ پھر شاہ زینُ الدّین کَتبُغا نے 694ھ میں اس کے اوپر مزید جالی بڑھا دی جو چھت سے جالگی۔ 886ھ میں آتش زَدَگی کے حادِثے میں یہ جالی مبارک شہید ہوگئی تو سلطان قایِتبائی نے لوہے اور پیتل کی جالیاں تیّار کروائیں جن میں سے پیتل کی جالیاں جانبِ قبلہ

www.dawateislami.net

جبکہ لوہے کی جالیاں بقیہ تینوں اَطراف میں نَصب کی گئیں۔ مَقصُورہ (جال) شریف میں کئی دروازے ہیں: ایک قبلے کی دیوار میں جس کا نام بابُ التَّوبہ ہے، ایک مغرِبی دیوار میں جسے بابُ الْوُفُود کہتے ہیں، ایک مشرِقی دیوار میں جس کا نام بابِ فاطمہ ہے اور ایک شِمالی جانب جسے بابُ التَّہَجُّد کہتے ہیں۔ بابِ فاطمہ کے علاوہ تمام دروازے بند ہی رہتے ہیں، بابِ فاطمہ بھی اُسی وَقت کھولا جاتا ہے جب کوئی گورنمنٹ کا مہمان یا وفد آئے، یہ لوگ اگرچِہ مَقصُورہ شریف یعنی جالی مبارک میں داخِل تو ہو جاتے ہیں لیکن پنج گوشہ دیوار کے اندر نہیں جاسکتے کیونکہ اِس میں داخلے کا کوئی دروازہ ہی نہیں ہے۔ پنج گوشہ کے اِرد گرد بڑے بڑے پردے آویزاں ہیں۔

تین قبروں کی نقلی تصاویر

آج کل تین قبروں کی تصویر والے طُغرے بازار میں بِکتے ہیں، جس میں ایک قبر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور دو قبریں شَیخَین کَرِیمَین رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کی ہوئی ہیں، یہ جعلی (نقلی) ہیں کیوں کہ تینوں مبارک قبریں پنج گوشہ دیواروں کے اندر ہیں اور اندر حاضِر ہونے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ جب ظاہری آنکھوں سے ان مبارک قبروں کی زیارت ممکن ہی نہیں تو یہ تصویریں کہاں سے اور کس طرح اُتاری گئیں؟

ہِجر و فِراق میں جو یاربّ! تڑپ رہے ہیں ۔۔۔ اُن کو دِکھادے مولیٰ میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش، ص299)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

روضۂ انور پر گنبدِ اَطہر کی تعمیر

حُجرۂ مُبارَکہ پر پہلے کسی قسم کا گنبد نہ تھا، چھت پر صِرف نِصفِ قدِ آدم (یعنی آدھے انسانی قد) کے برابر چار دیواری تھی تاکہ جو کوئی بھی کسی غَرَض سے مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف کی

www.dawateislami.net

چھت پر جائے اُسے احساس رہے کہ وہ نہایت ادب کے مقام پر ہے اور کہیں بھول میں بھی اُس پر نہ چڑھے۔ یہاں یہ بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ عبّاسی خِلافت کے ابتدائی دَور میں مُقتَدر شخصیّات کے مزارات پر گنبد بنانے کا سلسلہ ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بغداد شریف اور دِمشق میں گنبد دینی شخصیّات کے مَزارات کا باقاعِدہ حصّہ بن گیا۔ بغداد شریف میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ فائضُ الانوار پر بھی گنبد سَلجُوقی سلطان مَلِک شاہ نے پانچویں صَدی میں تعمیر کروایا تھا۔ اس کے بعد اس طرزِ تعمیر کو مِصر میں خوب رواج ملا اور وہاں تھوڑے ہی عرصے میں بہت سے مزارات پر گنبد بن گئے۔ جب قَلاوُوْن خاندان کا دَور آیا تو گنبد تقریباً تمام مُسلِم عَلاقوں میں عام ہو چکا تھا۔ مِصر میں چُونکہ یہ فنِّ تعمیر بہت مقبول تھا اِس لیے سلطان منصور قلاوُوْن نے جب روضۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر پہلی مَرتبہ گنبد بنوانے کا فیصلہ کیا تو مِصری معماروں کی خدمات حاصل کی گئیں جنھوں نے اپنے ہُنَر کو کام میں لاتے ہوئے 678ہجری میں حُجرۂ مُطَہَّرہ پر لکڑی کے تختوں کی مدد سے خوبصورت گنبد بنایا۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے نسبت نے اِس گنبد شریف کو ایسا حُسن بخشا کہ زائرینِ مدینہ کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔

الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں
وسیلہ تجھ کو بوبکر و عمر، عثمان و حیدر کا

(وسائلِ بخشش، ص404)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بڑے اور چھوٹے گنبد شریف کی تعمیر

پہلا گنبد شریف تقریباً ایک صدی تک عاشِقانِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سیسہ پِلائے ہوئے لکڑی کے تختوں میں سے چند تختے ”ضعیف“ ہوگئے، چنانچہ سلطانُ النّاصر حسن بن محمد قَلاوُوْن نے گُنبد شریف کی کچھ خدمت

www.dawateislami.net

کی، پھر بعد میں سلطان اشرف شعبان بن حسین بن محمد نے 765 ہجری میں مزید خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ابھی ایک صدی اور گزری ہو گی کہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ گنبد شریف کی وسیع بنیادوں پر ”خدمت“ یا تعمیرِ نو کی جائے اور ساتھ ہی اُس پنج گوشہ اِحاطے کی بھی ”تعمیری خدمت“ کی جائے جو حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے بنوایا تھا۔ سلطان اشرف قایتُبائی نے اوّلاً اپنے ایک نُمائندے کو اِس کی تحقیقات پر مامور کیا۔ نُمائندے کی رپورٹ کے مطابِق حُجرۂ مطہرہ کی دیواروں کی ”خدمت“ کی اَشَد ضرورت تھی اور خاص طور پر پنج گوشہ شریف کی شَرقی (EAST) دیوار کی بھی کہ اس میں کچھ دَراڑیں پڑنی شروع ہو گئی تھیں۔ چُنانچِہ 14 شَعبانُ المعظم 881 سِنِ ہجری کو پنج گوشہ شریف کے مُتَاَثِّرہ حِصّے نکال لیے گئے، ساتھ ہی ساتھ حُجرۂ مطہرہ کی پُرانی چھت شریف بھی ہٹالی گئی اور شَرقی جانِب تقریباً ایک تِہائی حِصّے پر چھت ڈال دی گئی جس سے یہ ایک تہ خانے کی مانند نظر آنے لگا، جب کہ باقی کے دو تہائی حِصّے پر چھت کی ترکیب نہیں کی گئی بلکہ اِس کے اوپر تینوں مبارَک قبروں کے سِرہانوں کی جانب مُنَقَّش پتّھروں سے بنا ہوا ایک چھوٹا سا مگر عَظمت میں بہت بڑا گنبد حُجرۂ پاک پر تعمیر کر دیا گیا، اُس کے اوپر سفید سَنگِ مَرمَر لگایا گیا اور پیتل کا ہِلال (چاند) نَصب کر دیا گیا۔ اس کے اوپر مسجِدُ النّبویِّ الشّریف کی چھت کو مزید بُلند کر دیا گیا تا کہ یہ چھوٹا گنبد اپنے ہِلال (چاند) سمیت مسجِدِ کریم کی چھت شریف کے نیچے آجائے۔ پھر اس کے اوپر بڑا گنبد شریف تعمیر کیا گیا۔ 17 شعبان شریف 881 ہجری کو حُجرۂ مطہرہ کی ”خدمت“ اور تعمیرِ نو کا کام شروع ہوا اور دو ماہ میں مکمَّل ہوا، یہ کام 7 شوّال شریف 881 ہجری کو ختم ہوا۔ سلطان قایتبائی مُؤَرَّخہ 22 ذُوالحِجّہ شریف 881ھ کو مدینۃُ المُنوَّرہ حاضِر ہوئے اور اُنہوں نے اُسی مقام سے حاضِری دی جہاں سے عوامُ النّاس کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے ہیں (یعنی جالی مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر مُواجہہ شریف کے سامنے سے)۔ جب انہیں

www.dawateislami.net

جالی مبارک کے اندر داخِل ہونے کی عَرض کی گئی تو فرمانے لگے: میں اِس قابل کہاں! اگر ممکن ہوتا تو میں مُواجَہہ شریف سے بھی دُور کھڑے ہو کر سلام عرض کرتا۔

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابل منہ دکھانے کے
مگر اُن کا کرم ذَرَّہ نواز و بندہ پَرور ہے
(ذوقِ نعت، ص250)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُؤَذِّن پر دورانِ اذان آسمانی بجلی گری

13 رَمَضان شریف 886 ہجری کو آسمانِ مدینہ کا مَطلَع اَبر آلود تھا، مؤذِّن صاحب حسبِ معمول مینارۂ رئیسیہ پر اذان دینے کی غَرَض سے چڑھے ہی تھے کہ اچانک ان پر بجلی گری، مؤذِّن صاحِب موقع پر ہی شہید ہو گئے اور مینارۂ رئیسیہ مسجِدُ النّبوِیِّ الشّریف کی جانب گر پڑا، مسجِدِ کریم میں آگ بھڑک اٹھی، ناگہانی آگ کی لپیٹ میں آکر اور بھگدڑ وغیرہ میں مزید دس آدمی فوت ہوئے، آگ اور مَنارے کے گرنے سے گنبد شریف کو بھی "صدمہ" پہنچا اور کچھ مَلبہ حُجرۂ مُطَہَّرہ کے اندر بھی حاضِری کے لئے جا پہنچا، تاہم حُجرۂ شریفہ "صدمے" سے محفوظ رہا، اگرچِہ فوری نوعیت کی "تعمیری خدمت" تو کروادی گئی مگر مکمَّل تفصیلات کے ساتھ سلطان قایِتْبائی کو 16 رَمَضان شریف کو قاصد کے ذَرِیعے پیغام بھیج دیا گیا۔ سلطان نے مِصر سے ضَروری سامان اور ایک سو سے زیادہ مِعمار، کاریگر اور مزدور مدینۃُ المُنوّرہ روانہ کر دیئے۔ کام شروع کر دیا گیا، باہَر والا گنبد شریف جس کو بہت زیادہ "صدمہ" پہنچا تھا مکمَّل طور پر ہٹالیا گیا، سلطان قایِتْبائی کے حکم سے 892 سن ہجری میں باہَر کی جانب ایک نیا گُنبد شریف تعمیر کیا گیا جو کہ صدیوں تک قائم رہا۔

www.dawateislami.net

سبز گنبد کب بنایا

کسی ضَرورت کی وجہ سے ترکی سلطان محمود بن عبدُ الحمید خان نے سلطان قایِتْبائی کا بنوایا ہوا گنبد شریف شہید کرواکر 1233 ہجری میں دوبارہ گنبد تعمیر کروادیا۔ 1253ھ مطابق 1837ء میں اِسے سبز رنگ کردیا گیا اور اس کے سبز رنگ کی وجہ سے اسے گنبدِ خضرا کہا جاتا ہے۔ اِس میں 67 روشن دان ہیں، جن میں سے کچھ تو گول شکل کے ہیں اور باقی مُسْتَطِیل (یعنی لَمچَورَس) ہیں۔

گنبدِ خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دونوں گُنبدوں میں ایک چھوٹا سا سوراخ رکھا گیا

نچلے گنبد شریف کے اوپر ایک ایسا سوراخ رکھا گیا ہے جس سے قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہتی، اس پر ایک باریک جالی لگائی گئی ہے تاکہ اس میں کبوتر وغیرہ داخل نہ ہوسکیں۔ اور بالکل اِسی طرح اس کے عین اوپر گنبدِ خضرا میں جُنوب کی سَمت ہِلال (چاند) کے نیچے بھی سوراخ رکھا گیا تھا، جب کبھی قَحط کا سامنا ہوتا اہلِ مدینہ اِس رَوزن (سوراخ شریف) کو کھول دیا کرتے تھے، جونہی دھوپ کی کرنیں حجرۂ مُطَہَّرہ کے اندر حاضِری کی سعادت پاتیں، بادل پانی لیکر حاضِر ہوجاتے اور اہلِ مدینہ کے لیے خوب بارانِ رحمت برساتے۔ اب اسے بند کردیا گیا ہے۔

بادل گھرے ہوئے ہیں بارش برس رہی ہے لگتا ہے کیا سُہانا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش، ص299)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

گنبد شریف کے مختلف رنگ

گنبد شریف کے مختلف اَدوار میں مختلف رنگوں کی وجہ سے اسے ان رنگوں کی نسبت سے شہرت رہی ہے، مثلاً جب اس کا رنگ سفید تھا تو اسے "قُبَّۃُ الْبَیْضَاء" کہتے، جب نیلا رنگ ہوا تو اسے "قُبَّۃُ الزَّرْ قاء" کہنے لگے اور پھر 1253ھ مطابق 1837ء سے اب تک یہ سبز رنگ کی وجہ سے "قُبَّۃُ الخَضْراء" (یعنی سبز گنبد) کے نام سے مشہور ہے۔ یہ نہایت دلآویز، بہت ہی پیارا اور عاشِقانِ رسول کی آنکھوں کا تارا ہے، دنیا بھر کے عاشِقانِ رسول اس سے بے حد مَحَبّت کرتے ہیں اور اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کی بے شمار مسجدوں کے گنبد "گنبدِ خضرا" کی یاد میں سبز رنگ کے بنائے جاتے ہیں۔ بعض مساجِد پر تو گنبدوں کی شکل وشَباہَت اور سبز رنگت میں کافی مُشابَہت (یعنی یکسانیت) دیکھی جاتی ہے جس کی ایک مثال بابری چوک کراچی میں واقع مسجِد کنزالایمان پر بنا ہوا سبز سبز گنبد ہے۔

کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد　　کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش، ص298)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسجِدِ نَبَوی کے 8 سُتُونِ رَحمت

مسجِدُ النّبوِیِّ الشّریف کے رَحمتوں بھرے آٹھ سُتونوں کو خُصوصی فضیلت حاصل ہے، اِن پر اِن کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور رَوضَۃُ الْجَنَّۃ (یعنی جنّت کی کیاری) کے اندر 6 سُتُونوں کی زیارت ممکن ہے، دو سُتون چُونکہ اب حُجرۂ مُطہَّرہ کے اَندر ہیں لہٰذا اُن کی زِیارت مشکل ہے۔ سُتون کو عَرَبی میں "اُسطُوانَہ" کہتے ہیں۔ آٹھوں اُسطُوانات کی تفصیل یہ ہے:

﴿1﴾ اُسطُوانۂ حَنّانہ

یہ سُتونِ رحمت سیدھی جانِب محرابِ نبوی سے بالکل مِلا ہوا ہے۔ "مِنبرِ منوَّر" بننے

www.dawateislami.net

سے پہلے سرکارِمدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگاکر خطبہ اِرشاد فرماتے تھے۔جب مِنبرِ اَطہر بنایا گیا اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تو وہ تنا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فِراق (یعنی جُدائی) میں پھٹ گیا اور چیخیں مار کر رونے اور گابھن (یعنی حاملہ) اُونٹنی کی طرح چلّانے لگا، یہ حال دیکھ کر تمام حاضِرین بھی بے اختیار رونے لگے۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مِنبرِ منوّر سے اُتر کر اُس کھجور کے تَنے پر دستِ انور پھیر کر فرمایا: "تُو چاہے تو تجھے تیری جگہ چھوڑ دوں جس حالت میں تو پہلے تھا، اگر تو چاہے تو جنّت میں لگادوں تاکہ جنّتی تیرا پھل کھاتے رہیں،" لمحے بھر کے بعد سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی طرف مُتوجِّہ ہو کر فرمایا: "اِس نے جنّت اختیار کی۔" اِسی رونے کی وجہ سے اُس تَنے کا نام "حَنّانہ" پڑ گیا۔ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ جب یہ واقِعہ سنتے تو خوب روتے اور فرماتے: اے لوگو! جب کھجور کا ایک بے جان تَنا فراقِ رسول میں رو سکتا ہے تو کیا تم نہیں رو سکتے؟ (وفاءالوفاء، 1/ 388، 389، 390، 439)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ اُسطُوانۂ عائشہ

یہ سُتونِ رحمت روضۂ انور سے تیسرے نمبر پر ہے اور مِنبرِ مُنوَّر سے بھی تیسرے نمبر پر۔ رَحمتِ اَنام صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اور کئی اَکابِر صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے یہاں بارہا نَماز پڑھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہاں اکثر تشریف رکھا کرتے تھے۔ (وفاءالوفاء، 1 441)

اگر لوگوں کو پتا لگ جائے تو قُرعہ اندازی کریں

تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امّی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا نے ایک مرتبہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ خوشگوار بیان کیا: "مسجِدُ النّبویّ

www.dawateislami.net

الشّریف میں ایک جگہ بہت زیادہ بابَرَکت ہے، اگر لوگوں کو عِلم ہو جائے تو انہیں وہاں نَماز پڑھنے کے لیے ہجوم کی وجہ سے قُرعہ ڈالنا پڑے!" صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے وہ جگہ دریافت کرنا چاہی مگر اُنہوں نے بتانے سے پہلو تہی کی، بعدازاں حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہ کے اِصرار پر اُنہوں نے جگہ کی نشاندہی فرمادی جس پر موصوف فوراً وہاں پہنچے اور نَفل پڑھنے میں مصروف ہوگئے۔ اِس طرح صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بھی اُس ستُونِ رحمت کا علم ہو گیا۔ اِسی وجہ سے اسے "اُسطوانۂ عائشہ" کہا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ جگہ دُعا کی قبولیت کے لیے خُصُوصی اَہمیَّت رکھتی ہے۔

(وفاء الوفاء، 1/440)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ اُسطُوانۂ توبہ

یہ سُتُونِ رحمت قبرِ انور سے دوسرے اور مِنبرِ منوَّر سے چوتھے نمبر پر ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر یہاں نَفل ادا فرماتے تھے۔ مسافِر یا مہمان بھی یہاں آکر ٹھہرتے تھے۔ اِسی جگہ تشریف فرما ہو کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فُقراء و مَساکین حضرات میں قرآنِ کریم کی تعلیم اور اِسلامی اَحکام کی تربیت فرماتے تھے۔

اِس سُتُونِ رَحمت کا دوسرا نام "اُسطُوانۂ اَبولُبابہ" ہے۔ بَغَرضِ قَبولِ توبہ حضرتِ ابولُبابہ رضی اللہُ عنہ نے اپنے آپ کو اِسی سُتُونِ رحمت کے ساتھ بندھوا دیا تھا اور قسم کھالی تھی کہ جب تک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے مبارک ہاتھوں سے آزاد نہیں فرمائیں گے نہ اِس قید سے نکلوں گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا، انہیں صِرف نَمازوں اور طَبعی حاجتوں کے لئے کھولا جاتا، وہ تقریباً سات دن بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا، پھر اللہ پاک نے ان کی توبہ قَبول فرمائی اور آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں اپنے دستِ

www.dawateislami.net

پُر انوار سے کھولا۔ (وفاء الوفاء، 1/ 442،445)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اُسطُوانۃُ السَّرِیر

یہ سُتُونِ رحمت اُسطوانۂ توبہ کی مشرِقی جانب جالی مبارَک سے ملا ہوا ہے۔ جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِعتکاف کے لئے مسجدُ النّبوِیِّ الشّریف میں قِیام فرماتے تو کبھی اِسی جگہ سَریر یعنی چارپائی بچھاتے جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ اور اکثر رات کو حَصیر یعنی چٹائی پر اِستِراحت (یعنی آرام) فرماتے۔ (وفاء الوفاء، 1/ 447۔ جذب القلوب، ص93)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ اُسطُوانۃُ الْحَرَس

اِسے اُسطوانۃُ الْحَرَس اور "اُسطوانۂ علی" بھی کہتے ہیں۔ حضرتِ مولا علی مشکِل کُشا شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اکثر یہاں نوافِل ادا فرماتے اور راتوں کو محبوبِ باری صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پہرے داری کی خدمات انجام دیتے۔ (وفاء الوفاء، 1/ 449،448)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ اُسطُوانۂ وُفُود

یہ سُتُونِ رَحمت اُسطُوانۃُ الْحَرَس کے پیچھے واقِع ہے۔ جب کبھی گِرد و نَواح سے وُفودِ عَرَب قَبولِ اسلام کیلئے دربارِ رسالت میں حاضِر ہوتے تو ہمارے پیارے آقا، مکی مَدنی مصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر اِسی مَقام پر تشریف فرما ہو کر اُن کو اپنی زیارت سے مشرَّف فرماتے اور صَحابۂ کِبار علیہم الرضوان اِرد گرد بیٹھتے۔ (وفاء الوفاء، 1/ 449)

اِک سَمت علی اِک سَمت عُمر، صِدّیق اِدھر عثمان اُدھر
ان جگمگ جگمگ تاروں میں، مَہتاب کا عالَم کیا ہوگا

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

﴿7﴾ اُسطُوانۂ جبرائیل

حضرتِ جبرائیل علیہ السلام اکثر یہیں وَحی لے کر نازِل ہوتے۔ یہ سُتونِ مُبارک سیِّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حُجرۂ پاک سے مُتَّصِل اور "صُفَّہ شریف" کے ٹھیک سامنے یعنی قبلے کی سَمت سبز جالی مُبارَک کے اندر ہے۔(جذب القلوب، ص94)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

﴿8﴾ اُسطُوانۂ تہجُّد

یہاں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بارہا تہجُّد ادا فرمائی ہے، یہ سُتونِ رحمت "صفّہ شریف" کے سامنے جانِب قبلہ حُجرۂ فاطمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کے پیچھے جانبِ شِمال سبز جالیوں کے اندر ہے۔ (وفاء الوفاء، 1/ 452) باہَر قرآنِ پاک رکھنے کی اَلماریوں کے سبب زِیارت مشکِل ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

دیگر سُتون بھی مُتبَرَّک ہیں

مسجِدِ نَبَوی شریف کے مُتَذَکَّرہ آٹھ ستونِ رَحمت بے شک افضل ترین ہیں مگر دیگر ستون مبارَک بھی بلکہ ساری ہی مسجِد شریف مُتبَرَّک ہے۔ قدیم مسجِدِ نبوی کے ہر ہر سُتُون پر حُضُورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک نظر پڑی ہے اور کوئی بھی اُسطوانہ (یعنی سُتون) ایسا نہیں جہاں صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے نَماز نہ پڑھی ہو۔ صحیح بخاری میں ہے: حضرت اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بڑے بڑے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو دیکھا ہے کہ وہ مغرِب کے وَقت سُتُونوں کی طرف سَبقَت کرتے یعنی جلدی جلدی پہنچتے تھے۔(بخاری، 1/ 187، حدیث:503)

www.dawateislami.net

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچیں زائرو! کُرسی سے اونچی کُرسی اِسی پاک گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص217)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رَوضَۃُ الْجَنَّۃ (جنّت کی کیاری)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مزارِ پُرانوار ہے) اور مِنبرِ نور بار (جہاں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوضَۃُ الْجَنَّۃ یعنی "جنَّت کی کیاری" ہے۔ چُنانچِہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور مِنبر کی درمیانی جگہ جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بخاری، 1/402، حدیث: 1195) عام بول چال میں لوگ اِسے "رِیَاضُ الْجَنَّۃ" کہتے ہیں مگر اَصل لفظ "رَوضَۃُ الْجَنَّۃ" ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری تِرے خانہ باغ کی سرد اِس کی آب و تاب سے آتَشِ سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص211)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مِحرابِ نَبَوی

مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف میں تادمِ تحریر چار مِحرابیں اپنے اَنوار لُٹا رہی ہیں: ﴿1﴾ مِحرابُ النَّبی ﴿2﴾ مِحرابِ عثمانی ﴿3﴾ مِحرابِ تہجُّد ﴿4﴾ مِحرابِ سُلیمانی۔ یہاں صِرف مِحرابُ النَّبی کا ذِکر کیا جاتا ہے: تَحوِیلِ قبلہ (یعنی قبلے کی تبدیلی) کا حکم نازِل ہونے کے بعد 14 یا 15 روز تک اِمامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف میں سُتونِ عائشہ کے سامنے کھڑے ہو کر اِمامت فرماتے رہے پھر 15 شعبان شریف 2ھ کو "سُتونِ حَنّانہ" کے مقام کو شَرَفِ قِیام سے مُشرَّف فرمایا، یہ مِحراب شریف اِسی جگہ پر کعبۂ مُشرَّفہ کے "میزابِ رحمت" کی سَمت

www.dawateislami.net

بنی ہوئی ہے۔ حُضُور رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور خُلَفائے راشِدین علیہِمُ الرِّضوان کے دَورِ زَرِّین میں مِحراب کی موجودہ عَلامت رائج نہیں تھی اِس کو پہلی صدی کے مُجَدِّد، حضرتِ عُمَر بن عبدُالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے خلیفہ وَلید بن عبدُ المَلِک کے حُکم سے 88 ہجری (706ء) میں اِیجاد کیا اور یہ وہ ”بِدعتِ حَسَنہ“ ہے جسے تمام اُمَّت نے قبول کیا اور اب دُنیا بھر کی مساجِد کی طاق نُما محرابیں حضرتِ عُمر بن عبدُالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی اِیجادِ مُبارَک سے بَرَکتیں لئے ہوئے ہیں۔ اِس سے یہ بات بھی سیکھنے کو ملی کہ دَورِ صَحابہ میں کسی چیز کا نہ ہونا اُسے ناجائز نہیں کردیتا، جیسے یہی مُرَوّجہ محراب، سنگِ مَرمَر کے مِنبر، مساجِد پر گُنبد و مینار، سبز سبز گنبد و مینار، قُبورِ اولیا پر عمارات و گنبد، ختمِ بخاری، مائک پر اذان و خُطبہ، اَذان سے قبل دُرُود شریف پڑھنا، ہر سال جشنِ ولادت کی دُھوم دَھام، گیارھویں شریف، اعراسِ بُزُرگانِ دین وغیرہ وغیرہ۔

مِحراب و مِنبر اور وہ ہریالی جالیاں　　　اور مسجِدِ حبیب کا جلوہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، ص119)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

مِنبرِ رسول

دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ یعنی میرا منبر میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) پر ہے۔ (بخاری، 1/ 403، حدیث:1196) منبر شریف کا وہ گولا جسے رَحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تھاما کرتے تھے، صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان (بَرَکت کے لئے) اُس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ (طبقات لابن سعد، 1/196) ﴿2﴾ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ یعنی میرا منبر جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں واقع ہے۔ (وفاء الوفاء، 1/ 426)

اَصل منبرِ مُنوَّر لکڑی کا تھا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے سب سے پہلا مِنبرِ مُنوَّر 8 ہجری میں تیّار کیا گیا

www.dawateislami.net

تھا، اُس کے تین زِینے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مِنبرِ مُطَہّرہ پر رَونق اَفروز ہوتے وَقت تیسرے دَرَجے (یعنی زِینے) پر بیٹھتے اور دوسرے دَرَجے پر پاؤں مبارَک رکھتے تھے۔ حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مِنبرِ مبارَک کا طُول (یعنی لمبائی) دو ہاتھ، عَرض (یعنی چوڑائی) ایک ہاتھ اور ہر زِینے کی چوڑائی ایک بالِشت تھی۔ (جذب القلوب، ص90) درمیان والا حصّہ جس کے ساتھ تکیہ (یعنی ٹیک) لگاتے تھے وہ ایک ہاتھ لمبا اور جن حصّوں پر خُطبے کے لیے بیٹھتے وَقت ہاتھ مبارَک رکھتے تھے وہ ایک بالِشت اور دو اُنگل اُونچے تھے۔(وفاءالوفاء، 1/400، 402) مِنبرِ مُنوَّر مبارَک کے تینوں جانب پانچ لکڑیاں لگی ہوتی تھیں۔ مِنبرِ اَطہر کی یہ کیفیت حضورِ انور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد سیِّدُنا صدِّیقِ اکبر، سیِّدُنا فاروقِ اعظم، سیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرتِ مولائے کائنات علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا علیہِمُ الرِّضوان کے زمانے میں بھی قائم رہی۔ (جذب القلوب، ص90) موجودہ دَور کے سنگِ مَرمَر کے مِنبر "دَورِ صَحابہ" میں نہ ہونے کے باوُجود جائز ہیں۔

چُھپ چُھپ کے دیکھوں منبرِ اقدس کی پھر بَہار
شاید کبھی تو شاہ کا جلوہ نصیب ہو (وسائلِ بخشش، ص119)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مقامِ اذانِ بلال کی نشاندہی نہیں ہو سکتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسجدُ النَّبویِّ الشَّریف کے اندر جنّت کی کیاری میں موجود منبر شریف کے عین سامنے آٹھ ستونوں پر قائم سنگِ مَرمَر کا خوبصورت چبوتَرا ہے، اِسے "مُکبِّریہ" کہتے ہیں، اِسی پر کھڑے ہو کر اذان واقامت کہی جاتی ہے۔ یہ یاد رہے! اِس جگہ پر حضرت بِلال حبشی رضی اللہ عنہ کا اذان دینا ثابت نہیں۔ (جستجوئے مدینہ، ص518 ملخصاً) حضرت بِلال حبشی رضی اللہ عنہ کہاں کھڑے ہو کر اَذان دیتے تھے اب اُس جگہ کی نشاندہی دشوار ہے،

www.dawateislami.net

اِس کی تاریخ مُلاحظہ ہو: احکامِ اذان کے نِفاذ کے بعد شروع شروع میں حضرت بلال اِبنِ رَباح رضی اللہ عنہ مسجدُ النّبویِّ الشَّریف کے قریب واقع ایک اونچے مکان کی چھت پر تشریف لے جاکر اذان دیا کرتے تھے مگر اس کے بعد ان کے لیے لکڑی کا ایک اِسٹول بنوا دیا گیا تھا جس پر کھڑے ہو کر وہ اس وقت تک اذان دیتے رہے جب تک کہ وہ عازم دِمشق نہیں ہوئے۔ اس اِسٹول کو حُجرۂ اُمُّ المؤمنین حضرت حَفْصہ بنتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی چھت پر رکھ دیا گیا تھا جس پر کھڑے ہو کر اذان دی جاتی تھی۔ اس کے بعد آلِ عمر فاروق نے اسے سیِّدُنا حضرت بِلال اِبنِ رَباح حبشی رضی اللہ عنہ کے تَبَرُّک اور آثار کے طور پر سَنبھال لیا تھا جو کہ صدیوں تک محفوظ رہا۔ قُطبُ الدّین حَنَفی (متوفّٰی 990 ہجری) اپنی تاریخِ مدینہ میں تصدیق کرتے ہیں کہ ان کے ایّام میں بھی وہ اِسٹول حضرتِ بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے آثار کے طور پر محفوظ تھا پھر جب دارِ آلِ عمر کو ایک مدرَسہ میں تحویل کر دیا گیا تب بھی وہ مُتبَرَّک آثار قائم و دائم رہا لیکن بیسویں صدی کے شروع میں وہ گوشۂ گُمنامی میں چلا گیا۔

صُفَّہ شریف

صُفَّہ سائبان اور سائے دار جگہ کو کہتے ہیں۔ مسجدُ النّبویِّ الشریف میں بابِ جبرائیل علیہ السّلام سے داخِل ہوں تو کچھ قدم چلنے کے بعد سیدھے ہاتھ کی جانب صُفَّہ شریف اپنے جلوے لُٹا رہا ہے۔ صفہ زمین سے آدھا میٹر بُلند ہے جبکہ اِس کی لمبائی 12 میٹر اور چوڑائی 8 میٹر ہے اور اِس کے اَطراف میں تقریباً دو فٹ اُونچی پیتل کی جالی کا خوبصورت حِصار (یعنی جنگلہ) بنا ہوا ہے، یہاں زائرین تِلاوتِ قرآنِ مُبین بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں۔ یِہی وہ مَقام ہے جہاں فُقَراءِ مُہاجِرین صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا ایک گُروہ اِسلامی تعلیم کے حُصُول اور تَطْہِیرِ قُلوب (یعنی دلوں کی پاکیزگی کے حُصول) کی خاطر صبح و شام قِیام پذیر رہتا تھا۔

www.dawateislami.net

ان کی تعداد 70 اور 400 کے درمیان رہی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس جب کہیں سے صَدَقہ حاضِر کیا جاتا تو اَصحابِ صُفَّہ علیہمُ الرِّضوان کے یہاں بھجوادیتے اور اگر کہیں سے ہَدِیّہ (یعنی تحفہ ونذرانہ) حاضِر خدمت ہوتا تو خود بھی تَناوُل فرماتے اور اَصحابِ صُفہ علیہمُ الرِّضوان کو بھی شریک فرمالیتے۔ علمِ دین کے یہ شائقین نہایت سادہ اور غریب ومسکین ہوا کرتے تھے انہیں میں کے ایک مشہور صَحابی حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے 70 اصحابِ صفہ کو دیکھا کہ ان کے پاس چادر تک نہ تھی فَقَط تہبند تھا یا کمبل جسے اپنی گردن میں باندھ کر لٹکا لیتے تھے اور وہ بھی اِس قدر چھوٹا ہوتا کہ کسی کی آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک اور ہاتھ سے اسے تھامے رہتے کہ کہیں سَتْر کُھل نہ جائے۔ (بخاری،1/169، حدیث:442) سَیِّدُنا مُجاہِد رحمۃ اللہُ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کہ میں بسا اوقات بھوک کی شدّت کے باعث اپنا شِکم (یعنی پیٹ) اور سینہ زمین پر لگا دیتا اور بعض اوقات پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تاکہ سیدھا کھڑا ہوسکوں۔ (بخاری،4/234، حدیث: 6452) جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان علمِ دین کے عاشقین کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے اپنے وَجد آفرین کلمات سے نوازتے ہوئے اُن سے فرمایا: "اگر تمہیں معلوم ہوجائے کہ ربِّ کائنات نے تمہارے لئے کیسے کیسے اِنعامات تیّار کر رکھے ہیں تو تم تمنّا کرتے کہ کاش! فَقر وفاقے کا یہ سلسلہ اور طویل ہوجائے۔" (ترمذی،4/162، حدیث:2375)

جُستجو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے　　　ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص144)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

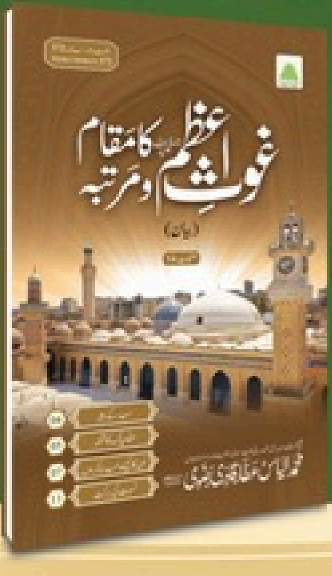

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net